رجسٹرڈ ایل ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار

یہدی اللّٰہ لنورہ من یشاء

ایڈیٹر — شیخ محمد یوسف

نور

ہر ماہ کی ۳/۱۷ کو شائع ہوتا ہے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا [illegible] میں اشاعت اسلام کے اہم [illegible] حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا + [illegible] رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا +

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۲ روپے
" ششماہی " ۱۲ آنے
" سالانہ سرپرستوں سے ۵ روپے
" " امراء سے [illegible]
" ممالک غیر سے ۸ شلنگ

جلد ۲۱ — نمبر ۱۴

اخبار نور قادیان — ۱۷ ستمبر ۱۹۳۰ء

KHILAFAT LIBRARY

خوشخبری

یقیناً دوست یہ سنکر خوش ہونگے کہ اللہ کے فضل و کرم سے خاکسار نے قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کے ۸ پارے مکمل کر لئے۔ اب نواں شروع ہے۔ دوست دعا کریں کہ میں جلد سے جلد اس کار خیر کو سر انجام دے سکوں۔ آجکل مجھے لگن ہے تو یہی کہ جسقدر جلد ممکن ہو سکے میں قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کو مکمل کر سکوں۔ اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے۔ کہ ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں۔ تو ستر فیصدی میری زبان سے یہی نکلیگا کہ قرآن پاک کا ہندی ترجمہ میری سب توجہ اس طرف ہو جانے سے میرے دوسرے کاروبار کو غیر معمولی نقصان پہنچ رہا ہے مگر جب تک کوئی آدمی کسی کام کے لئے دیوانہ نہ بن جائے وہ کام کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ اور پھر جسقدر کام اہم ہوگا اسکی قدر لگن بھی اہم چاہیئے۔ قرآن مجید کا ہندی ترجمہ کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ وہ عظیم الشان کام ہے جسکی فی زمانہ اشد ضرورت تھی۔ باقی رہا یہ سوال کہ میرے اس ترجمہ میں کیا خصوصیت ہوگی۔ اور یہ کس پایہ کا ہوگا۔ اس کے لئے میں خود کچھ نہیں کہتا:۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید + آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ جب یہ پبلک کے سامنے آئے گا۔ تو بفضل خدا لوگ خود تسلیم کرینگے ورنہ کس نمے گوید کہ دوغ من ترش است۔

دوست میرے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کی انجام دہی کے لئے میرا سینہ کھولدے اور میری قلم سے قرآن پاک کا ایسا عمدہ ترجمہ ہو جو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو اور ہندوستان کی فضاء قرآن حمید کی ہماسے گونج اٹھے۔

مجھے خدا کے فضل پر بہت بھروسہ ہے۔ پہلے قرآن حمید کا گورمکھی ترجمہ بھی محض خدا کے فضل و کرم سے پورا ہوا تھا اب بھی اسی کا ہی کرم میری دستگیری فرما رہا ہے اور اسی کی دستگیری کے بھروسہ پر ہی میں نے اس کام کو شروع کیا ورنہ من آنم کہ من دانم

اس اخبار میں بھی سوائے ان سطور کے دوست میرے قلم سے کوئی مضمون نہیں پائیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے اپنے ۳ ستمبر کے پرچہ میں لکھا تھا۔ غالباً اور چند ماہ تک بھی دوستوں کو میرے ساتھ اس امر میں تعاون ہی کرنا پڑے گا۔ کہ وہ مجھے موقعہ دیں کہ کچھ عرصہ کیلئے میں اپنی سب توجہ قرآن پاک کے ہندی ترجمہ پر دے سکوں۔ قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کے وقت میں نے لگاتار قریباً ۴ سال روزانہ پندرہ پندرہ گھنٹے محنت کی۔ اس میں کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ کے علاوہ اخبار اور شہر کی کمیٹی کا بوجھ بھی میرے ہی سر پر تھا۔ اور میں کام کی لگن میں اس قدر مصروف رہا۔ کہ اپنی صحت کی مطلقاً پرواہ نہ کی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس چار سال کی لگاتار شدید دماغی محنت دو چیزیں بطور یادگار چھوڑ گئی۔ ایک دائیں ہاتھ میں کچھ رعشہ اور دوسرا ذیابیطس ڈاکٹروں کا تو یہی مشورہ تھا کہ میں کچھ عرصہ کے لئے قطعی آرام کروں اور یہ ہر دو عوارض خود بخود ہی رفع ہو جائینگے مگر جب میں نے یہ دیکھا کہ قدرت نے میرے لئے ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں جو میرے قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کے لئے ممد ہیں۔ تو میں نے بھی مناسب سمجھا کہ مجھے اس

پنجاب بجلی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام احمد پرنٹر چھپا + اور شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا۔

رجبر کو اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیئے۔ عمر کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مبارک ہے وہ گھڑی جو خدمت اسلام میں گذرے۔ شدہ بہتر جانتا ہے کہ میں نے اپنے کسی ذاتی فائدہ کے لئے اس کام کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ محض خدمت قرآن کے اعلیٰ جذبہ سے متحرک ہو کر کیا۔ ہماری نیند آرام کی نیند ہو سکتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی کروڑہا ہندی دان مخلوق قرآن پاک کے اتم گیان (بہترین عرفان) سے قطعی اندھیرے میں ہے۔ حالانکہ یہ خدا کی مخلوق سینکڑوں سال سے ہمارے پہلو بہ پہلو بس رہی ہے ہمارا اور ان کا چولی دامن کا ساتھ ہو چکا ہے ذرا اس تصور کو آپ اپنے سامنے تو لائیں کہ کیا ہی وہ مبارک وقت ہوگا۔ جب ہندی دان لوگ اپنا بھاشا (زبان) میں فرقان حمید کا انوواد (ترجمہ) پڑھینگے اور ان کے روم روم میں بجلی کی طرح خداوند تعالیٰ کے اس آخری اور بہترین گیان کی لہر دوڑ جائیگی اور ان کا دل پکار اٹھے گا۔ کہ "پرماتما کا گیان تو یہی ہے"۔ دوست دعا کریں کہ خدا وہ وقت جلد لائے۔ آمین

آپکا محمد یوسف

KHILAFAT LIBRARY

گول میز کانفرنس میں مدعو ڈیلیگیٹوں کے نام

ہندو	مسلمان	سکھ	یوروپین	پارسی
۲۶	۱۵	۲	۵	۲

شملہ ۱۰ ستمبر گورنمنٹ آف انڈیا نے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے:۔

وائسرائے نے ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام دعوت نامے ارسال کئے ہیں۔ تاکہ وہ گول میز کانفرنس میں جو ۹ نومبر کو بمقام لندن منعقد ہوگی شامل ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان ناموں میں بوقت ضرورت کچھ اور کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے

ریاستوں سے ڈیلیگیٹوں کے نام

مہاراجہ الور۔ مہاراجہ بڑودہ۔ نواب صاحب بھوپال۔ مہاراجہ بیکانیر۔ مہاراج رانا دھول پور۔ مہاراجہ کشمیر۔ مہاراجہ نوانگر۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ ریواہ چیف آف سانگلی۔ سر پربھاشنکر پٹانی۔ سر منو بھائے مہتہ۔ سر دار صاحبزادہ سلطان احمد خان۔ نواب سر محمد اکبر حیدری سر مرزا محمد اسمٰعیل اور کرنل کے۔ این ہکسر۔

برطانوی ہندوستان کے ڈیلیگیٹوں کے نام

تعداد پچاس

پنجاب: سر محمد شفیع۔ میاں شاہ نواز خان۔ مسز شاہ نواز خان (سر محمد شفیع کی لڑکی) مسٹر ظفر اللہ خان خان بہادر کپتان شیر محمد خان سکنہ...... ڈومیلی۔ دیوان چمن لال۔ راجہ نریندر ناتھ۔ سردار سمپورن سنگھ۔ سردار اوجل سنگھ۔

یو۔پی:۔ نواب آف چھتاری۔ مولانا محمد علی۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین۔ مسٹر سی وائی چنتامنی۔ سر تیج بہادر سپرو۔

بنگال:۔ مسٹر چندر دھر راؤ۔ مسٹر جے این باسو۔ مہاراجہ دربھنگا۔ مسٹر فضل الحق۔ مسٹر اے کے غزنوی۔ سر بی مہتہ۔ مسٹر نریندر ناتھ راجہ کرشن چندر۔

مدراس:۔ راجا پارنکیدی۔ سر سی پی راما سوامی آئر۔ راؤ بہادر سرا پاٹوپیہ۔ دیوان بہادر راما سوامی مدلیا۔ راؤ بہادر پانیر پالی۔ سر اے پی پیٹرو۔ دیوان بہادر رام چندر راؤ۔ دیوان بہادر آسری نواسم۔ مسٹر سبھرایین (چیف منسٹر کی بیوی)۔ آنریبل سری نواس شاستری۔

بمبئی:۔ مسٹر جیکر۔ سر کاؤس جی جہانگیر۔ مسٹر جناح۔ نظام مرتضیٰ خان بھٹو۔ سر چمن لال سیتلواد۔ سر فیروز سیٹھنا۔ سر آغا خان۔ ڈاکٹر آمبیدکار۔

سی پی بہار اڑیسہ:۔ ڈاکٹر مونجے۔ مسٹر ایس بی تامبے۔ سر سید سلطان احمد۔

صوبہ سرحد:۔ نواب سر عبد القیوم خان۔

یوروپین ہندوستان بھر میں:۔ مسٹر جے۔ پی۔ آئی سر ہربرٹ کار۔ مسٹر اوڈی گلینویل۔ مسٹر ایم گینتے۔ مسٹر گبوں جونسر۔

روحانی موہن بھوگ مفت تقسیم ہوتا ہے

ایک بلند پایہ ہستی نے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے خاکسار کی مشہور تصنیف "باوا نانک رحمۃ اللہ کے مذہب" کو سکھوں اور نانک پنتھیوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے ایک سو روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ قریباً ستر کاپیاں تقسیم ہو چکیں۔ ۳۰ ابھی باقی ہیں خواہشمند سکھ اور نانک پنتھی جلد درخواست کریں جنکی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہیں ترجیح دی جائے گی۔

ایڈیٹر

کلکتہ میں ایک اور بم فیکٹری ملگئی
چار اناکسٹوں کی گرفتاری

کلکتہ ۱۰ ستمبر۔ آج صبح پولیس نے لال موہن بینرجی لائن میں ایک مکان پر دھاوا کیا جہاں انکو ایک فیکٹری کا پتہ لگا ہے جنکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ بم فیکٹری ہے

پولیس چار گرفتاریاں عمل میں لائی۔ جن میں ایک عورت بھی ہے۔ تلاشی کے دوران میں پولیس نے ایک سوٹ کیس میں خام لوہے کا کارآمد بم برآمد کیا۔ اور ایک خالی گولہ۔ اور کیمیکل ایسڈ کے تین ٹین کے ڈبے۔ گن کاٹن۔ اور دس نالیاں ایک الماری سے برآمد ہوئیں۔ گرفتار شدگان میں انل چندر گنگولی۔ سمرت چندر دت بھی ہیں۔ اور سیتا رانی دت دھرم پتنی سریندر ناتھ دت روپوش ہو گئی۔ تلاشی کے وقت ایک سنسنی خیز واقعہ ظہور میں آیا۔ کہ بیو چندر رائے ایک کم عمر لڑکا مکان میں داخل ہوا۔ وہ ایک بنڈل ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔ اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بنڈل سے ۸ بم کے گولے برآمد ہوئے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سب کے سب ضلع باریسال کے ہیں۔

لاہور میں بم کیس کے سلسلہ میں اخبار پرتاب کے چند کاتب گرفتار کئے گئے تھے۔ اب اس سلسلہ میں ڈی اے وی سکول کا ایک طالب علم گرفتار ہوا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلام کے احسانات ہندوستان پر

مسلمانوں نے اپنے زمانہ اقتدار میں جیسی سیر چشمی دریا دلی اور فیاضی کا نمونہ دکھایا۔ اور اپنے مفتوحوں اور ماتحتوں سے جس طور کی ہمدردی اور شفقت کا برتاؤ کیا۔ اور ان سے جس قسم کی مسامحت اور رواداری برتی۔ یقیناً اسکی نظیر دنیا کی کوئی قوم۔ کوئی مذہب۔ کوئی ملک اور کوئی تہذیب نہیں لا سکتی۔ یہ جس ملک میں گئے اور جس قوم پر فتح پائی۔ اسے ہر قسم کے حقوق دیئے۔ مراعات بخشیں۔ اور انکے مذہب انکے تمدن انکے لٹریچر اور انکی تہذیب سے قطعاً کوئی تعرض نہ کیا۔ بلکہ جہاں تک ہو سکا۔ انکے مذہب۔ تمدن۔ لٹریچر اور تہذیب کے محافظ بنے یہی نہیں۔ اپنی مخلصانہ کوششوں سے انہیں اور بھی جلا دی۔ اور ان میں جو نقص تھے انہیں دور کرنیکی سعی کی۔ پھر جس ملک پر قبضہ کیا۔ اسے اپنا وطن سمجھا اور اس میں بس گئے اور اسے سرسبز اور شاداب بنانے میں اپنی انتہائی قوتیں صرف کر دیں۔ اسکے سوا اس ملک کے باشندوں کو بھی اپنایا۔ ان کو علوم و فنون سے بہرہ ور کیا۔ معاشرت کے اصول سکھلائے اور مہذب بنایا۔ اور ان میں انسانیت اور خودداری کا جذبہ پیدا کیا۔ اپنی حکومت میں حصہ دار بنایا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اہم سے اہم عہدے عطا کئے۔ الغرض اور بھی جو ممکن سلوک ہو سکتا تھا اس سے دریغ نہ کیا۔

اور جن قوموں کو انکے دشمن ہزارہا سال سے غلامی کی خاردار زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے جنکی تہذیب اور تمدن کو پامال کیا جا چکا۔ جن کے افکار و خیالات کچل کے رکھ دئے گئے تھے۔ انہیں بھی ترقی کرنے اور دنیا میں سربلند ہونے کے لئے ہر ممکن مواقع بہم پہنچائے۔

اور جو لوگ مذہبی پروہتوں کے ذریعہ بلیوں اور کتوں سے بھی بدتر سمجھے جا کر ہمیشہ کے لئے "اچھوت" قرار دیئے جا چکے تھے ان خاکِ مذلت میں پڑے ہوئے بیکس انسانوں کو بھی اٹھا کر گلے لگایا۔ اور ہر ایک اُس حق کا جائز مستحق قرار دیا جو بڑے سے بڑے انسان کے لئے ممکن ہے۔

اوروں کا ذکر چھوڑیئے۔ ہندوستان ہی کو لیجئے۔ توحید اور مساوات کے علمبرداروں کے ورود سے قبل اس کی کیا حالت تھی۔ اور مسلمانوں نے اسے کیا سے کیا بنا دیا۔ اسکے متعلق مہاراشٹر کے مشہور برہمن لیڈر فرماتے ہیں کہ:۔

جسٹس راناڈے کا بیان

"اس زمانہ کے البیرونی۔ عبدالرزاق ابن بطوطہ اور روسی وینشیک کے سیاحوں کی تحریروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہندوؤں میں علمی قابلیت کا مادہ نہ تھا۔ اور خیالات باطلہ کیطرف عقیدہ جما ہوا تھا ہندوؤں میں نہ تو جمہوری خیالات کا رواج تھا۔ اور نہ مساوات انسانی کا۔ بیشمار فرقے عظمت اور ذلت کے اوج و حضیض میں گرفتار تھے جس سے خواہ کتنی کوشش کریں نہ تو بڑھ سکتے تھے۔ اور نہ موروثی عظمت سے گر سکتے تھے ہندوستانی عورتیں بیکس و بے اختیار تھیں۔ عام ہندو میلے کچیلے رہتے تھے پاکیزگی کا نام و نشان نہ تھا۔ عادتیں ردی تھیں۔ چند خدا پرست برہمن بھی بجائے عملی نمونہ کے لفاظی و لسانی کو ترقی اور اسکو دانائی تصور کرتے تھے۔ ہندو سردار طماع اور ظالم تھے۔ اور اجتماعی طور پر کوئی رفاہ عام کا کام نہیں کرتے تھے۔ بزدلی۔ رذالت عموماً پائی جاتی تھی۔ پراگندگی و انتشار بیشمار تھا۔ کوئی نظم و نسق نہ تھا۔ جنوبی ہند کی حالت اور بھی ابتر تھی۔ مرد عورت سب کالے اور وحشی بے انتہا ذاتوں میں تقسیم اپنے اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔۔۔۔ انکی قربانی دیتے تھے۔ عورتیں ستی ہوتی تھیں۔ اور بعض ہندو مذہبی خیال سے گنگا میں ڈوب کر خود کشی کو مقدس ایثار جانتے تھے مندروں کی بتوں کی گاڑیوں تلے کچل کر جان دینا ذریعہ نجات مانتے تھے۔ شمالی ہند اور جنوبی ہند کے ہندوؤں کی طرز معاشرت میں فرق پایا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ شمالی ہند مسلمانوں کا فاتحانہ اور شاہانہ تعلق جنوبی ہند کی نسبت زیادہ رہا۔ اسی لئے شمالی ہند کے ہندو عموماً اسلامی معاشرت کے قالب میں ڈھل گئے اور لباس صورت و شکل میں کئی ہندو خاندان اور شریف میں برائے نام امتیاز رہ گیا اور ہندوؤں کی معاشرت میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہوا۔" [1]

مسلمانوں کے ورود مسعود کے وقت جو حالت اس ملک اور اس کے باشندوں کی تھی یہ اس کا نہایت ہی مختصر سا خاکہ ہے اور انکی معاشرت پر اسلامیوں کی بدولت جو حیرت انگیز انقلاب پیدا ہوا اسکی یہ ادنیٰ سی جھلک ہے۔ جو قارئین کرام نے دیکھی۔ اب اس ملک کی مذہبی۔ اقتصادی اور سیاسی زندگی میں جو تغیر رونما ہوا۔ اس کا حال بنگال کے مشہور ہندو لیڈر کی زبانی سنئے فرماتے ہیں کہ:۔

بابو بپن چندر پال

"مسلمان اس ملک میں فاتح بنکر آئے۔ مگر برطانوی روش کے خلاف انہوں نے ہندوستان کو بہت جلد اپنا وطن بنا لیا۔ اور مذہب کے سوا یہاں کے باشندوں میں اور ان میں کوئی چیز مابہ الامتیاز نہ رہی ۔۔۔۔۔ یہ مسلمانوں کی انتہائی ہمدردی اور خدا ترسی کا جذبہ ہی تھا جس نے ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک کی مذہبی زندگی اور خیالات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ اور ایک فاتح کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہو کر ہزارہا نفوس کی معاشرت و قلوب کو متأثر کئے بغیر نہ چھوڑا اسلام نے یہاں آکر ہمیں جدید آئین و قوانین سے روشناس کیا۔ نئے طریقہ ہائے انتظام بتائے۔ حکومت کے جدید اغراض و مقاصد سے واقف بنایا۔ اور ہندوستان کے مختلف افراد اور مختلف صوبوں میں ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو پیشتر کی نسبت کہیں زیادہ وسیع سیاسی و اقتصادی مفاد و مقاصد کی حامل تھی مسلمانوں نے انگریزوں کی آمد سے ایک مدت پیشتر ہی ہندوستان کی سلطنت کو منظم اور قوم کو متحد کرنے کا فخر و شرف حاصل کر لیا تھا۔۔۔۔۔ السلام نے جب کچھ اقتدار حاصل کر لیا تو مسلمان غیر مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ اس رواداری کے ساتھ پیش آئے اور ان کی آزادی اور حقوق کی ایسی محافظت کی جو دنیا میں کیجا سکتی ہے۔ الخ" [2]

مسلمانوں نے اس ملک کی معاشرت زبان اور لٹریچر پر جو احسان کیا اس کا حال دکن کی مشہور ہندو خاتون کے لفظوں میں سنئے۔ فرماتی ہیں کہ:۔

[1] اخبار وکیل امرتسر ۲۲۔ اگست ۱۹۱۷ء ص ۵

[2] پیام آئین

KHILAFAT LIBRARY

شریمتی سروجنی نیڈو صاحبہ "اسلام کی حریت و جمہوریت آج سبق لینے کے لائق ہے (جمہوریت کیں سیاسی معنوں میں نہیں کہتی بلکہ عام معنوں میں بلا تخصیص) اسلام نے جب ہسپانیہ میں قدم رکھا تو ملکی عیسائیوں کو ان کے دماغی، مذہبی اور روحانی ورثہ سے محجوب نہ کیا۔ مفتوحین کو ہر قسم کی آزادی دی۔ عرب فوج یلغاریں مارتی ہوئی فرانس کے دروازے پر پہنچی تھی تو کیوں؟ کس لئے فتح و ظفر و دولت کی غرض سے نہیں۔ ملک گیری اسلام کا عارضی مقصد رہا ہے۔ اس کا اصلی مقصد تھا۔ حریت و آزادی کی اشاعت عمومی۔ اور غلامی کا استیصال۔ آجکل ہم ملکی طاقت کے لئے مرتے ہیں اور علاقوں اور زمینداروں کا رونا روتے ہیں مگر اسلام کا مطمح نظر کوئی صوبہ یا ملک یا خطہ نہ تھا۔ بلکہ اس کا مقصد ساری دنیا کی نجات تھا۔ مسلم داعی یہی دھن لیکر ملکوں ملکوں مارے پھرتے تھے۔ کیا مسیحی مشنری ہندوستان میں صرف تبلیغ مذہب کا مقصد لیکر آئے ہیں؟ عربوں نے صرف ملک اور زمینیں فتح نہیں کیں۔ بلکہ دل و دماغ فتح کئے ہیں۔ انہوں نے قوموں کے لٹریچر اور خیالات کو متاثر کیا زبان فارس کو اس قدر بہترین، نازک و لطیف اور خوبصورت کس نے بنایا؟ اس آریانی و سامی اختلاط و امتزاج نے انہیں عربوں کے فیضان نے فارس کو حافظ اور خسرو جیسے شعراء کی دولت بخشی مسلمان بھائیو! ہمارے وہم و خواب (فلسفہ) کو حقیقت کا جامہ تمہیں نے پہنایا۔ اور ہمارے افکار و تخیلات خالیہ میں حرکت و جان تمہیں نے ڈالی۔ آؤ ہم ناگوار تاریخی شکوہ و شکایت کو دلوں سے محو کر دیں۔ برائیاں بھلا دیں۔ اور ان احسانات کو یاد کریں جو اسلام نے ہماری زبان اور لٹریچر کے ساتھ کیا ہے۔ اسلام نے ہمیں ایک ایسی پیاری زبان (اردو) بخشی ہے جو ہندو مسلم اتحاد کی ایک غیر فانی یادگار ہے۔ ہندوستان کے جس حصہ میں چلے جاؤ تم قومی اتحاد کی یہ یادگار کسی نہ کسی حالت میں ضرور پاؤ گے... آپ حضرات جانتے ہیں کہ آپ (مسلمانوں) نے دنیا میں علوم و فنون کی کیا خدمات جلیلہ کی ہیں۔ اخلاق، مردانگی و دلیری اور فیاضی ہمیشہ سے مسلمانوں کی قومی خصوصیات رہی ہیں۔ انہوں نے اشاعت علوم میں کبھی ہم ہندوؤں کی طرح بخل روا نہیں رکھا۔ یہ ہمیشہ بنی نوع انسان کی تعلیم و تربیت کی فکر میں لگے رہے ہیں۔" سلہ

مسلمانوں کی رواداری اور وسیع چشمی کے متعلق پنجاب کا ایک ہندو فاضل بایں الفاظ رقمطراز ہے کہ:۔

مسٹر چونی لال آنند ایم اے "عربی جرنیل قاسم نے ملک گیری کے لئے (نہیں۔ راجہ داہر کی ستم رانی سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے۔ ناقل) صوبہ سرہند پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا۔ قاسم سندھ میں زیادہ عرصہ نہیں رہا کیونکہ اسے سنہ ۷۱۵ء میں حملہ سندھ کے تین سال بعد واپس بلا لیا گیا تھا۔ لیکن نیا صوبہ مختلف حالتوں میں سے گذرتا ہوا سنہ ۸۷۱ء تک عربی سلطنت کے ساتھ ملحق رہا۔ دیگر جگہ کی طرح ہندوستان میں عربی شورشیں در اصل توسیع سلطنت کے ارادے سے کی گئی تھیں۔ اس لئے ان میں رعایا پر کوئی مذہبی تشدد نہیں کیا جاتا تھا۔ اپنے دیگر ہم وطن آدمیوں کی طرح قاسم جہنم رسید کرنے کی پالیسی پر یقین نہیں کرتا تھا۔ وہ ہندوؤں کی سوشل اور مذہبی رسوم و اعتقادات کی عزت کرتا تھا۔ اگرچہ اس نے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قوانین کے مطابق ان پر جزیہ لگا دیا تھا۔ ہندوؤں کو قانون کی ویسی ہی پناہ حاصل تھی جیسی کہ مسلمانوں کو تھی۔ ہندوؤں کی سوشل اور مذہبی رسوم میں کوئی مداخلت نہیں کی جاتی تھی۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے اور ان کے ایا پیران کے ذات پات کے قواعد کو بھی قواعد کا درجہ دیا گیا تھا قاسم بت شکن نہ تھا۔ نہ اس کے بعد آنے والے امیروں میں کوئی تھا۔ توسیع سلطنت کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے لئے تمام سرکاری دفاتر کھول دیئے گئے تھے۔ برہمنوں کو مالگذاری اور کلکٹری کے کام پر متعین کیا گیا تھا۔ اور قاسم کے وزارت کا اعلیٰ ترین عہدہ اپنے وقت کے مشہور ہندو فلاسفر سسی کا کسا کو عطا کیا تھا۔ عربوں کے ماتحت سندھ مذہبی آزادی کی سرزمین تھی۔" سلہ

ہندوستانی تمدن کی جو خدمت مسلمانوں نے کی اس کا بھی مختصر سا حال ایک ہندو گریجوایٹ کی زبانی سن لیجئے۔

مسٹر رامس بابو ایم۔ اے "وہ درباروں میں ہندوستانی موسیقی کے لئے کیسا مذاق رکھتے تھے۔ کس طرح انہوں نے ہندوؤں کو اعلیٰ عہدے عطا کرکے اپنی رواداری کا ثبوت دیا۔ کس طرح خود انہوں نے سیاسی اور مذہبی کتابیں لکھیں۔ اور شہزادوں اور شہزادیوں کو مہذب و متمدن رکھنے کی تربیت دی۔ اس طرح زمانہ گذشتہ کے ساتھ بڑی بے انصافی کی گئی ہے اور اسکی وجہ ہے کہ ہمارے مورخوں نے بعض حالات کو نظر انداز کر دیا ہے... ہندوستان کی خوش قسمتی سے اب ہندو مسلم اور عیسائی تمام فرقوں کے فاضلین نے اسلامی ہند کے مطالعہ کے لئے جدید وسائل معلوم کر لئے ہیں۔ اور ہم مسلمانان ہند کے مختلف اور بے شمار تمدنی کارناموں سے واقف ہو گئے ہیں۔ اب ہم محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے تمدن نے ان بانوں کے ساتھ ملکر جو اس نے ایشیا کے مغربی ممالک سے لی تھیں۔ ہندوستانی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر جدید اثرات ڈالے۔ پٹھانوں کی نیم وحشیانہ ابتدائی (مختصر سے) دور میں ہندوستانی مندروں۔ کتب خانوں اور صنعت و حرفت کے تنزل کی تباہی کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو مسلمانان ہندوستان اس ملک میں دوسرے ملکوں سے بہت سے جدید ہنر، خیالات اور اشیاء لانے اور ہندوستان کے تنزل پذیر ہندوؤں اور انکی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنے پر بہت زیادہ تعریف و توصیف کے مستحق ہیں۔ بلند مینارے۔ وسیع مسجدیں شاندار محلات اور باغوں کی تفریح گاہیں۔ یہ سب ظاہر کرتی ہیں کہ مسلمانان ہند آرائش نفاست اور شاندار عمارات کے بڑے شائق تھے۔ مغلیہ مصوری ہندوستان کے مغل شاہزادوں کے لئے باعث شان و شوکت ہے اور انہوں نے ہندوستانی موسیقی کی ہر وقت اعانت کی اور اسے حاصل کیا ورنہ اسکی ترقی غیر ممکن تھی الخ" سلہ

یوپی کے نامور ہندو مورخ **پروفیسر ایشوری پرشاد** کی تحقیق کا خلاصہ بھی سن لیجئے:۔ "اسلامی فتوحات نے

سلہ اخبار نور ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء

سلہ بحوالہ الفاروق۔ از زمیندار ۹ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء صفحہ ۵

مختلف (ہندو) ریاستوں اور سلطنتوں کی بجائے جو ہمیشہ باہم دست و گریبان رہتی تھیں۔ ایک شہنشاہی اتحاد قائم کر دیا۔ اور لوگوں کو یہ سکھایا کہ وہ ایک ملک کے اندر ایک حکمران کا اتباع کریں کہ جس سے ہماری قومیت کے ذخیرے میں روح اور سرگرمی کے اجزا کا اضافہ ہوا اور ایسی نئی تہذیب رواج پذیر ہوئی۔ جو ہر طرح مستحق ستایش ہے مسلمانوں کی رسوم و عادات نے اونچی ذات کے ہندوؤں کی رسوم و عادات کو بہت کچھ ابھارا۔ اور جو لطافت اور نزاکت ہماری موجودہ سوسائٹی میں پائی جاتی ہے وہ زیادہ تر مسلمانوں کی طفیل ہے مسلمانوں نے ملک کے طول و عرض میں ایک نئی زبان رائج کی جو اپنے اندر ایک حیرت انگیز ادبی ذخیرہ رکھتی ہے انہوں نے شاندار اور خوبصورت عمارات تعمیر کر کے ہندوستان کے فن تعمیر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔“ سلہ

سر پی سی رائے

مشہور ہندو سائنسدان فرماتے ہیں کہ :-

”مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے کچھ ہی اسباب کیوں نہ ہوں۔ موجودہ زمانہ میں وہ اس ملک کے اصلی باشندے اور مادر وطن کے حقیقی سپوت اس طرح ہیں جس طرح ہندو؛

ہندو مسلم صدیوں سے اس ملک میں بھائی کی طرح رہتے چلے آئے ہیں۔ انکی زندگی۔ انکے مفاد اور ان کی خواہشات باہم اس طرح مل جل گئی ہیں کہ ان کا علیحدہ کرنا دشوار ہے۔ اور اب یہ کہنا بے سود ہے کہ ہندوستان مسلمانوں کی سوتیلی ماں ہے اور ان کے حقیقی مفاد و تعلقات کسی اور ملک سے وابستہ ہیں.... یہ صحیح نہیں کہ مسلمان ہندوستان میں آکر صرف بس گئے۔ اور کچھ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہاں کی فن تعمیر۔ موسیقی۔ ادب اور سیاسیات میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ ہندوستان کی تربیت و تہذیب میں اسلام کی ذہانت و ذکاوت نے بہت کچھ حصّہ لیا ہے۔ وہ لباس زرّین جو مسلمانوں نے ہندو دیوی کو پہنایا اگر اُتار لیا جائے تو وہ کیسی بدنما نظر آنے لگے گی؟ اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اسپر زیادہ کچھ کہنا بے سود ہے قطب مینار سکندر۔ تاج محل کا ذکر کر دینا کافی ہوگا.... سلاطین ہند کے بعض بڑے بڑے جرنیل اور وزرا ہندو رہے ہیں یہ وہ زمانہ نہیں تھا کہ جو چیز اصولاً جائز ہو عملاً اس کا پتہ نہ ہو۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت ڈیڑھ صدی بھی گذرنے نہ پائی تھی کہ ہم میں فرط مسرت سے ایک دیوانگی سی آگئی۔ صرف اس لئے کہ ایک لارڈ سنہا کو ہندوستانی صوبہ کی گدی پر جگہ نہ دی گئی لیکن مسلمانوں کے عہد میں مان سنگھ جسونت سنگھ۔ جے سنگھ دمشت نمونہ از خروارے جیسے کتنے سنہا کہیں زیادہ بلند اور عظیم الشان عہدوں پر مامور کئے گئے..... مذہبی رواداری۔ جو دور اندیشی اور فیاضی پر مبنی ہوتی ہے۔ شاہان مغلیہ کا طرق حکومت تھا۔ نہ کوئی استثناء۔ شہنشاہ اورنگ زیب کی تنگ نظری اور مذہبی تعصب پر دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے ہیں۔ لیکن اس کے عہد حکومت میں بھی بقول ایلفنسٹن :-

”ایسا کہیں نہیں معلوم ہوتا کہ کسی نے ہندو مذہب کی خاطر سزائے جان و مال اور قید برداشت کی ہو یا کسی شخص سے اسکی آبائی پرستش پر باز پُرس کی گئی ہو“ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس متعصب شہنشاہ کے سب سے معتمد جنرل جسونت سنگھ اور جے سنگھ تھے..... شیر شاہ پٹھان تھا ہندوؤں کے ساتھ اس نے جو سلوک کئے اسکو دیکھو اس کا محکمۂ رفاہِ عام کافی مشہور ہے جو میرے اظہار رائے کا محتاج نہیں لیکن یہ بات شائد عام طور پر نہ معلوم ہو کہ اس نے جیسے شمار سرائیں اور مسافر خانے ملک بھر میں بنوائے تھے۔ ان میں ہندوؤں کے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی نہایت بہتر تھا۔ اور ہندوؤں ہی کے ہاتھ میں۔ اور مسلمانوں کا مسلمانوں کے ہاتھ میں۔ تاکہ کسی کے مذہبی جذبات میں ٹھیس نہ لگے؛

KHILAFAT LIBRARY

شیر شاہ کے متعلق دو انگریزی مؤرخین کی رائیں نقل کرنی کافی ہونگی۔ مسٹر ڈبلیو کروکس۔ لکھتا ہے کہ ”شیر شاہ پہلا شخص تھا جس نے ایک ایسی سلطنت قائم کرنے کی کوشش کی جو رعایا کی مرضی پر مبنی ہو“ مسٹر کین نے یہ لکھا ہے۔ کہ ”کوئی حکومت حتیٰ کہ برطانیہ بھی نہیں جس نے اس پٹھان کی طرح دانشمندی کا اظہار کیا ہو“

سلاطین مغلیہ کے جانشینوں کے متعلق میرے خیال میں رین کی رائے کافی ہوگی۔ مصنف مذکور انیٹو نائن کے عہد کے متعلق لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ :-

”ہڈرین۔ انیٹونینس۔ پیس۔ اور مارکس جیسے رعایا پرور سلاطین کا پیہم سلسلہ مغلوں کی تاریخ کے علاوہ اور کہیں نہ ملیگا جس میں بابر ہمایوں اور اکبر جیسے شہنشاہ یکے بعد دیگرے ہوئے“..... ہندوؤں کے ہزارہا برس کی ذات پات کے رواج کو توڑنے میں اسلامی جمہوریت نے بہت مدد دی۔ اور ہندو سوسائٹی میں بے تعصبی و روشن خیالی کا جذبہ بھی پیدا کیا۔ بنگال کی وشنو تحریک اسی اثر کا نتیجہ تھی الخ۔“ سلہ

پروفیسر ٹی ایل وسوانی ایم اے

اب ایک سندھی ہندو فاضل کی رائے بھی پڑھ دیکھیے۔ فرمایا کہ :-

”یہ کہنا ہرگز مبالغہ میں داخل نہیں کہ ہندوستان کے خیال و نیز طرز معاشرت میں اسلام نے نمایاں اضافہ کیا ہے اور اس خطۂ زمین کے فلسفہ شاعری فن تعمیر و دیگر علوم کو اپنی غیر معمولی ذکاوت و ذہانت سے چار چاند لگا دیے چنانچہ چاند محل سے زیادہ خوشنما اور دلکش عمارت خیالی دنیا میں بھی اپنا وجود نہیں رکھتی۔ اسلام نے مساوات اور جمہوریت کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھا۔ گو ہندوستان و دیگر ممالک کے مسلمانوں سے اسکی پابندی نہ ہو سکی۔ مگر یہ یاد رہے کہ رسم غلامی پر پہلی ضرب حضرت عمرؓ خلیفہ دوم کے دست مبارک سے پڑی۔ جب فتح بیت المقدس پر آپؓ نے غلاموں کی عام آزادی کا اعلان فرمایا۔ شہنشاہ اکبر نے ہندوستانی قومیت اور ہندوستان کی عظمت کا جو معیار پیش نظر رکھا تھا۔ اس کے پورا کرنے میں ہمارے انگریز فرمانروا قاصر رہے پندرہ اور سولہ صدی کی اصلاحات جو گورو نانک اور کبیر کی تحریکات کی صورت میں رونما ہوئیں۔ اسلام سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ اور اکثر مسلمان درویش مثلاً پیر شیر بہلانی یا سیوان کے لال شاہ باز اب تک ہنود کو تسخیر کئے ہوئے ہیں“ سلہ (ہندو راج کے منصوبے)

سلہ اخبار نجات بجنور ۱۵ فروری سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۴)
سلہ مسلم اچھوت امرت سر ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۵-۶

سلہ تاریخ ہندو قرون وسطیٰ)

ملک عرب کا آفتاب درخشاں

مہاتما گاندھی جی کے چھوٹے صاحبزادے پیغمبر اسلام کی بارگاہ میں

از خامہ مسٹر دیوی داس گاندھی خلف اصغر گاندھی جی

KHILAFAT LIBRARY

اوپدیش - جب دنیا میں حق وصداقت مغلوب ہو جاتی ہے اور ہر طرف ناحق اور باطل کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ تو اس وقت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا کرتا ہوں۔ خیر و نیکی کی ترقی اور شر اور بدی کے استیصال کے لئے میں ہمیشہ وقتاً فوقتاً دنیا میں جلوہ افروزی کرتا ہوں (بھگوت گیتا)

ایک عظیم الشان اور صاحب قوت سورج کی طرح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریگستان عرب کو اپنے جلوے سے اسوقت منور کیا۔ جب دنیائے انسانی انتہائی تاریکی میں مبتلا تھی۔ اور جب آپ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ اپنا سب کام پورے طور پر انجام دے چکے تھے وہ مقدس کام کہ جس سے دنیا کو ابدی فائدے پہنچنے والے تھے دنیا کے سچے اور مامور من اللہ ہادی بہت تھوڑے ہوئے ہیں۔ اور باہم انکے زمانے میں ایک دوسرے سے بہت فرق رہا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کا مطالعہ اسی احترام کے ساتھ کیا ہے کہ جس کے وہ مستحق ہیں۔ اس بات کے ماننے پر مجبور ہیں کہ آپ سب سے بڑے ہادیوں میں سے ایک تھے۔ آپکی عظمت وشان میں اسوقت اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ آپکی تصویر کھینچتے وقت ہم ان انتہائی اخلاقی و روحانی انحطاط کے پس منظر بھی نگاہ رکھیں۔ جو آپ کی پیدائش کے وقت عرب میں عام تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک مہذب اور ترقی یافتہ ماحول کی پیداوار نہ تھے۔ آپ کے عہد میں ایک شخص بھی نہ تھا جس سے آپ الہیات کا درس لیتے۔ اس زمانہ میں مذہب الہی کے لئے تو عرب میں کوئی جگہ ہی نہ تھی۔ وہ سرزمین اپنے تاریک ترین دور سے گذر رہی تھی جب خرابی اور پستی انتہائی حد تک پہنچ گئی۔ تو اس وقت آپ رحمت باری بنکر تشریف لائے ایسی صورت میں اگر ان کو رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا جاتا ہے تو اس میں تعجب ہی کیا ہے عوام کے جذبات کے مطابق کہ جو تاقیام قیامت باقی رہینگے۔ اور آپ براہ راست خدا کے قاصد اور رسول ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ہستی باریتعالی کی ہستی اور ذات کے اندر فنا ہو چکی تھی جو لوگ کہ ہندو مذہب کے عقاید سے آشنا ہیں آپ کو اوتار کہینگے۔ جس کے لفظی معنے یہ ہیں کہ خدا کیطرف سے اترا ہوا۔ پکے مسلمانوں کی زبان میں آپ کا لقب پیغمبر خدا یعنے اللہ کا قاصد ہے۔ اور مطلب ان دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے۔ دونوں لفظ جذبہ محبت تعظیم کے لئے ہیں اور ایک کی بجائے دوسرا لفظ استعمال ہو سکتا ہے +

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق کسی امیر اور دولت مند خاندان سے نہ تھا۔ آپ کے والدین غریب لوگ تھے اور نہ کوئی روحانی تفوق بھی ورثہ میں نہ ملا تھا۔ آپ کا ظہور ایک ایسے خاندان میں ہوا ہے جسے بہ لحاظ امارت دنیا میں کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ اور آپ کی زندگی میں میرے لئے جو حقیقت سب سے زیادہ دلکش ہے وہ یہی ہے کہ آپ بہت سے اور عظیم المرتبت انسانوں کی طرح اس طبقے سے نکلے کہ جسے عوام کا طبقہ کہا جاتا ہے آپ نے ایک تاجر اور ایک بکریاں چرانے والے کی زندگی بسر کی۔ یہ واقعہ ہمارے جذبات میں تحریک پیدا کر کے سلسلہ کی کڑی کو ایک دوسرے عظیم الشان گڈریے کے ساتھ جوڑ دیتا ہے جسکی محبت کے بائیس کروڑ یا اس سے بھی زیادہ دیوانے دنیا میں بستے ہیں۔ جو سری کرشن کے نام سے مشہور ہے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی سب سے پہلی خوبی جس نے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا۔ آپ کی کامل ایمانداری تھی۔ آپ کی اس صفت نے آپ کو قوم سے "الامین" کے قابل رشک خطاب دلوایا تھا۔ جس کے معنی ایماندار اور سچے ہیں۔ حق و صداقت پر آپ کا ایمان تھا اور آپ کی زندگی کے ہر شعبے میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے اور کسی حالت میں بھی آپ سچائی سے خفیف انحراف بھی گوارا نہ کر سکتے تھے کسی نیکی اور اچھے مقصد کے لئے بھی آپ حق کو چھوڑنا ناپسند کرتے تھے اور اس کا ثبوت ہمیں غزوہ بدر کے اس واقعہ سے ملتا ہے جو بہت مشہور ہے کہ قبائل قریش نے جو آپ کے دشمن تھے آپ کے دو آدمیوں کو پکڑ لیا تھا۔ اور یہ وعدہ لے کر چھوڑ دیا تھا کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ شریک ہو کر قریش سے جنگ نہ کرینگے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر دشمنوں کی تعداد آپ سے بہت زیادہ تھی۔ اور ایک آدمی کی کمی یا زیادتی بھی آپ کی جنگی طاقت پر اثر ڈال سکتی تھی۔ لیکن اس قدر سخت ضرورت اور ان لوگوں کی عاجزانہ درخواستوں کے باوجود آپ نے اسے گوارا نہ کیا کہ وہ اپنا عہد توڑ کر لڑائی میں آپ کا ساتھ دیں۔ اصل یہ ہے کہ مصلحت وقت کے مذہب کی آپ کی نگاہ میں ذرا سی بھی وقعت نہ تھی۔ اپنے جان نثاروں کو انکی اپنی شریفانہ تمناؤں کے پورا کرنے سے باز رکھنے میں یقیناً آپ کو سخت رنج ہوا ہوگا۔ لیکن حق کیخاطر اسے گوارا کیا گیا۔ بہرصورت وبہرحالت ایک اخلاقی قانون کا احترام ضروری تھا خواہ اس کی وجہ سے دل کو کتنی ہی تکلیف پہنچے۔ ضرورت تھی کہ پیغمبر خدا جس بلند اخلاقی نصب العین کیطرف قوم کو بلانا چاہتا تھا پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھاتا۔ اور حق یہ ہے کہ آپ نے مثال پیش کرنے میں ذرا سا بھی پس و پیش نہیں کیا۔ آپکی سوانح حیات ہمیں بتاتی ہے کہ آپ نے اپنی تعلیم و تبلیغ کا زندگی بھر اصول ہی یہ رکھا کہ جو کچھ اپنے پیرووں کو سکھانا چاہتے تھے۔ پہلے وہ خود سب کچھ کر کے دکھا دیا اور کبھی کسی ایسے کام کی تعلیم نہ دی جس کا عملی نمونہ خود پیش نہ کر دیا +

اس جگہ اس بات کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ میں آپ کی زندگی کے اور بھی چند اسی قسم کے واقعات نقل کروں کیونکہ آپکی سیرت پر بہت سی بلند پایہ اور قابل اعتنا تصانیف موجود ہیں۔ اور ان میں اس قسم کے واقعات بھرے پڑے ہیں۔ آپ کے طرز زندگی میں اس وقت بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ جبکہ آپ عہدہ رسالت پر مامور ہو گئے آپ نے اپنی تمام زندگی اسی سادگی اور بے تکلفی سے بسر کی۔ دنیا کے عیش اور زندگی کی اس وقت بھی آپ کو اپنی طرف متوجہ نہ کر سکیں۔ جبکہ ایک سے زیادہ سلطنتوں کی دولت آپ کے قدموں میں لوٹ رہی تھی۔ آپ کی غذا بہت ہی سادہ اور تھوڑی تھی۔ اور کھانا آپ صرف اس ضرورت سے کھاتے تھے کہ زندہ رہ سکیں۔ چٹائیاں اور بوریا آپ کا بستر رہے اور اس طرح بدن کے کپڑے بھی بہت ہی

KHILAFAT LIBRARY

سادہ ہوتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی سے سخت کلامی نہیں کی حتیٰ کہ جنگ کے موقع پر دشمنوں سے بھی آپ کا لہجہ نرم ہوتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کو اپنی خواہشات اور جذبات پر پورا پورا قابو حاصل تھا۔ گیتا میں کرم یوگی کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ صفات آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں یعنی آپ اپنے ناخوش آئند فرائض کو بھی سچے ایمان اور سچی جرأت کے ساتھ انجام دیا کرتے تھے اور خواہشات یا غرور کبھی آپ کے قدم میں لغزش نہ ڈال سکتا تھا ÷

کرم یوگی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو اپنے بلند ترین خیالات کو بھی عملی جامہ پہنا دے۔ اور محمد رسول اللہ ایک ایسی ہستی تھے۔ ایک فانی انسان ہونے کے باوجود آپ مافوق الانسان تھے۔ مسرت اور الم اور حزن وملال جن کے اثرات کے ماتحت ہم معمولی انسانوں کی زندگیاں بسر ہوتی ہیں اور جو درحقیقت ہماری زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ ان سے یہ مقدس اور عظیم الشان روح کبھی متاثر نہ ہوتی تھی۔ آپ کی زندگی گیتا کی اس تعریف کا بالکل صحیح نمونہ تھی جو پیغمبروں اور اوتاروں کی اس میں کی گئی ہے ÷

وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں تمام خواہشات اس کیطرف اس طرح بہتی ہیں جس طرح دریا سمندر کی طرف بہتے ہیں۔ جو پانی سے اگرچہ لبریز ہوتا ہے مگر پانی اُس میں ذرا سا بھی تموج پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ ایسا نہیں ہوتا کہ خواہشات سے مغلوب ہو کر خواہش کرنے لگے۔ جس کے تمام کام ہوا و ہوس کے سانچے سے آزاد رہتے ہیں اور جس کے افعال کو عقل کی آنچ تپا کر کندن بنا دیتی ہے۔ اسی کو حکما نے حکیم اور فرزانہ مانا ہے۔" (گیتا)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے متعلق یہ خیال عام ہے کہ آپ نے رہبانیت کی تعلیم نہیں دی ہے۔ جہاں تک رہبانیت کا لفظ اپنے معنی میں مستعمل ہوتا ہے یہ خیال بالکل صحیح بھی ہے لیکن یہ ناممکن تھا کہ آپ کی یہ خواہش ہوتی کہ قواعد و ضوابط جو انسانی زندگی کی رہنمائی کے لئے وضع کئے جائیں وہ بلند ترین اخلاقی اور مذہبی معیار کے علاوہ کسی اور چیز سے مطابقت رکھتے ہوں۔ پیغمبر صاحب تو غالباً اسے پسند کر لینگے کہ اگر ہم غلطی بھی کریں تو زائد از ضرورت احتیاط کی سمت میں کریں۔ بہ نسبت اس کے کہ ہم سے بے اصولی کا اظہار ہو۔ آپ کے تیار کئے ہوئے نظام زندگی میں کسی قسم کی آزاد روی کی کہیں گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے جہاں ہمیں زہد کی حد آخر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ وہیں انہوں نے قواعد و ضوابط کی پابندی میں ذرا سی سستی اور ذرا سی ڈھیل کو بھی دُور کرنے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ اور اس کا ثبوت ہمیں ان عبادات اور فرائض میں ملتا ہے جن کا روزانہ بجا لانا آپ نے اپنے پیرووں پر فرض کیا ہے

اصل یہ ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے جیسا کہ میں سمجھتا ہوں۔ آپ کے متعلق یہ روایت کہ آپ نے ایک ایسے مکان کے اندر تشریف لے جاتے سے انکار کر دیا تھا۔ جو بہت اعلیٰ پیمانہ پر آراستہ و پیراستہ تھا۔ اس ذہنیت کی ایک واضح مثال ہے۔ جو آپ نے پیدا کرنی چاہی تھی۔ اور جسے پیدا کرنے میں آپ ایک بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے تھے۔ ہونا بھی یہی چاہیئے تھا کہ ایسی ذات کہ جس کے افعال و اعمال اس کے پیرووں کے لئے اُسوۂ حسنہ بننے والے تھے۔ اپنی تمام حرکات و سکنات کے متعلق اسی حد تک محتاط اور پابند ضوابط ہوتی ÷

جو لوگ موجودہ حالت اور رسم و رواج میں انقلاب پیدا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس سے بہتر صورتیں مہیا ہو جائیں۔ ان کے دلوں پر جس بات کا زبردست اثر پڑے گا۔ وہ پیغمبر صاحب کا وہ بلند تخیل ہے۔ جو آپ محنت و مزدوری کے متعلق رکھتے تھے رسول خدا کی قائم کی ہوئی ان بہت مثالوں میں سے جنہیں لوگوں نے پھیلایا ہے ایک یہ ہے کہ آپ اپنے کپڑوں کو خود مرمت کرتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ اپنے جوتوں کو بھی آپ اکثر گھر کے کام میں اپنے خدمت گار کو مدد دیا کرتے تھے۔ اور مسجد کی تعمیر میں آپ نے مزدوروں کے ساتھ برابر کام کیا ہے کام کرنے والے مزدوروں کے ساتھ کام کرتے وقت آپ اس طرح کام کرتے تھے اور ان کے اندر اس طرح ملجاتے تھے کہ کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا تھا ÷

بچوں سے آپ کو خاص شغف تھا۔ اور انکی صحبت میں آپ بہت خوش رہتے تھے۔ وہ خوش قسمت بچے جو آپکے زمانۂ حیات میں تھے اور جنہیں آپ کی شفقت حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا اپنے گھروں میں اس قدر خوش نہ رہتے تھے۔ جتنا کہ آپ کی صحبت میں بچوں میں اٹھنا بیٹھنا آپکے لئے کوئی اتفاقی امر نہ ہوتا تھا۔ بلکہ یہ آپ کا باقاعدہ اور دستور العمل تھا کہ بچوں کی تلاش کر کے ان کے ہم جلیس ہوتے اور اپنے بہترین خیالات انکے دماغوں پر منقش کر دیتے۔ کیا تعلیم دینے کا اس سے زیادہ طبعی اور فطری طریقہ کوئی اور ہو سکتا ہے ÷

پیغمبر صاحب کی زندگی کا اہم ترین پہلو کہ جس کی مخلصانہ تقلید کے آپ اپنے تمام پیرووں سے کہ جن کے دل آپ کے عشق سے لبریز ہیں متمنی بھی ہونگے۔ آپکے جذبہ ہائے محبت و عفو تھے۔ جو ان کے لئے بھی عام تھے کہ جنہوں نے آپ کو ایذائیں پہنچائیں۔ آپ کو ضرر پہنچانے کے طرح طرح کی عقوبتیں دیتے۔ آپ کو قتل کر دینے کیواسطے ایسے ایسے وسائل اختراع کئے گئے تھے کہ جنہیں سنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں لیکن آپ نے ان تمام مخالفتوں کو صبر و سکون سے برداشت کیا۔ اور ہمیشہ آپ کا یہ ایما رہا کہ اس طرح تکلیفیں اٹھا کر آپ اس عظیم الشان مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ جو آپ کے سپرد کیا گیا تھا۔ یہ خیال کہ آپ کا یہ صبر و تحمل ہمت و دلیری کی کمی کی وجہ سے تھا۔ اس لئے رکیک اور ناقابل قبول معلوم ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ موقعوں پر باقاعدہ لڑائیوں میں جن کے لڑنے پر آپ کو مجبور کیا گیا۔ آپ نے انتہائی شجاعت اور بہادری دکھائی ہے ÷

زندگی کے ہر ایسے موقع پر کہ جب معمولی انسان اپنی کمزوری ظاہر کر دیتا ہے۔ آپ فوق الانسان بلند عزم کے ساتھ اُٹھے اور گم کردہ راہ عرب کو بہبود و ترقی کا راستہ دکھایا۔ یہ صحیح ہے کہ آپ ایک انسان تھے مسلمان آپکو ایک انسان ہی سمجھتے ہیں۔ اور خدا نہیں بلکہ جماعت انسانی کا ایک فرد کہتے ہیں۔ واقعی آپ انسان ہی تھے لیکن ہمیں یہ ضرور سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ ایک ایسے انسان تھے جیسا کہ فی الحقیقت ایک انسان کو ہونا چاہیئے یا جیسا کہ خدا نے ہمیں بنانا پسند کیا تھا۔ کہ ایک ایسا انسان جیسے کہ ہم سب ہیں تیرہ سو برس پیشتر کے اس انسان کامل کے آستانے

KHILAFAT LIBRARY

۲ دو ہندوؤں کے ذہن میں اسلام اور مسلمانوں کا تصور

اسلام کو مسلمانوں نے بدنام کیا ہے۔ آپ اس بیان کو ممکن ہے غلط تصور کریں۔ لیکن آپ ذرا غور فرمائیں گے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مسلمان عام طور پر اسلام کا ایک غلط نقش غیر مسلموں کے دل پر بٹھا رہے ہیں ÷

ممکن ہے بعض مسلمان اس کو محسوس نہ کرتے ہوں لیکن آپ کو یہ سُن کر تعجب نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کو نامسلمان بھی محسوس کر رہے ہیں۔ آپنے پنڈت سندر لال کا نام سنا ہوگا۔ ان کا ایک مضمون حمایت اسلام میں بھی شائع ہو چکا ہے پنڈت صاحب لکھتے ہیں :۔

"مسلمانو! مجھے دُکھ ہے۔ کہ تم مسلمان نہیں رہے! تم نے سات کروڑ ہو کر اسلام کے نام کو دھبہ لگایا"

ایک غیر مسلم کو "دکھ" ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے لیکن تعجب ہے کہ مسلمانوں کو اس کا کچھ احساس نہیں۔ دُکھ نہیں۔ وہ سات کروڑ ہو کر اسلام کے نام کو دھبہ لگا رہے ہیں۔ اور اس پر مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں!

پنڈت جی بالکل بجا فرماتے ہیں کہ :۔

"اگر اس وقت ایک لاکھ مسلمان بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو ہوں تو ساری دنیا کو آزاد کر سکتے ہیں"

یہ حقیقت ہے اور تین حقیقت ہے لیکن اگر مسلمان اس کو سمجھنے کی کوشش ہی نہ کریں۔ اگر وہ اپنی سیزدہ صد سالہ تاریخ کو دریائے فراموشی میں غرق کر دیں۔ اگر وہ صادق فرزندان اسلام کے انقلاب انگیز کارناموں کو قابل اعتنا نہ سمجھیں تو یہ کس کا قصور ہے؟ اس صورت میں ساری دنیا کو "آزاد" کرانا تو درکنار۔ کیا وہ اپنی نجات کا باعث بھی ہو سکتے ہیں ÷

اب ایک دوسرے ہندو کے خیالات کو سنو۔ اس کا نام پروفیسر ٹی ایل واسوانی ایم۔ اے ہے۔ آر سی ہی پروفیسر صاحب کے مضامین بھی ہم ان کالموں میں شائع کر چکے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں :۔

"تمام عظیم الشان حکما اور دانشوران عالم میں سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سب سے زیادہ ہمارے نزدیک ہیں۔ آپ تاریخی زمانہ کے اندر پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ولادت کو ابھی صرف تیرہ سو سال ہوئے ہیں لیکن یہ کیا قہر ہے کہ آپ ہی سب سے کم سمجھے گئے ہیں"

پروفیسر واسوانی اس کے بعد قرآن پاک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں :۔

"انسان کو جس قدر الہامات ہوئے ان میں سے قرآن پاک کو سچائی کے ساتھ سب سے زیادہ عالمگیر سب سے زیادہ ہمہ گیر اور سب سے زیادہ حالات زمانہ کے عین موافق کہا جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو سب سے زیادہ غلط سمجھا گیا ہے اور اسی کو سب سے زیادہ غلط معنے پہنائے گئے ہیں"

اس کا کون ذمہ وار ہے؟ اگر مسلمان رسول پاک کے اسوۂ حسنہ کی پیروی اخلاص و صداقت اور وفاداری کے ساتھ کرتے۔ اگر وہ آپ کی ظاہری شکل و صورت کی تعریف کرنے کے بجائے آپ کے کمالات روحانی و مادی کو اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دیتے اور ان کو اپنی زندگی کے لئے مشعل ہدایت بناتے۔ اگر وہ قرآن پاک کی عالمگیری ہمہ گیری اور حالات زمانہ سے موافقت پیدا کرنے کی صلاحیت کو عملاً مان لیتے اور اپنی زندگی کو اس کے سانچہ میں ڈھال لیتے تو آج نہ تو کوئی رسول پاک کو کم یا غلط سمجھتا۔ اور نہ تعلیمات قرآن کی غلط ترجمانی کا احساس ایک ہندو کو ہوتا ÷

پس یہ بیان کہ اسلام کو مسلمانوں نے بدنام کیا ہے بے اندیشہ تردید صحیح اور بالکل صحیح ہے لیکن جب اس قدر تحقیق ہو چکا۔ تو کیا اب ہم کو پھر غفلت سے سو جانا چاہیئے۔ کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم اس نقص عظیم کو جو ہماری اکثر خرابیوں کا موجب ہے جس نے مسلمانوں کو دنیا کی نگاہوں میں ذلیل اور اسلام کو ذلیل بنا رکھا ہے۔ رفع کرنے کی کوشش کریں؟ اور صحیح اسلامی تعلیم ہی اس نقص کو رفع کر سکتی ہے۔ جو حشو و زوائد سے پاک ہو۔ جو اسلام کو ایک پیچ در پیچ راہ اور ایک معمہ کی شکل میں ظاہر نہ کرتی ہو۔ بلکہ اس کی سادگی اور پاکیزگی کا نقش دلوں میں بٹھانے والی ہو۔ اگر مسلمان اپنی درسگاہوں میں اس قسم کے علمی اور عملی تعلیم کا انتظام کر لیں۔ تو ان کے نام نیک پر یہ بدنما دھبہ اٹھ جائے۔ کہ

"اسلام کو مسلمانوں نے بدنام کیا ہے"

(حمایت اسلام)

چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

نمائندگانِ جماعت کا مشورہ

احباب کو یاد ہوگا کہ اس سال شوریٰ کے موقع پر جماعت کے نمائندوں نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ اس سال چندۂ خاص کی اپیل کرنے سے پہلے تین ماہ تک انتظار کیا جائے۔ اگر جماعت کوشش کر کے سہ ماہی بجٹ کو تین ماہ کے اندر پورا کر دے تو چندۂ خاص کو ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن اگر اس عرصہ میں جماعت سہ ماہی بجٹ کو پورا نہ کرے۔ تو پھر پندرہ ہزار روپیہ سے لیکر ایک لاکھ تک چندۂ خاص طلب کیا جائے۔ تاکہ پچھلا بار بھی اُتر جائے۔ اور سال حال کے زائد اخراجات کا بھی انتظام ہو جائے ÷

قابل افسوس امر

اس مشورہ کو میں نے قبول کیا۔ اور جولائی تک چندہ خاص کی تحریک نہیں کی۔ اس عرصہ میں نہایت زور سے صیغہ بیت المال نے اصول پر بجٹ بنوائے اور اس کے متعلق چندہ جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تین ماہ گذرنے پر بجٹ کے مطابق رقوم کا ... تو الگ رہا بجٹ کی تشخیص کے فارم بھی

KHILAFAT LIBRARY

مکمل ہوکر اکثر جماعتوں کی طرف سے نہیں آئے۔ اور یہ امر ایک زندہ قوم کے لئے نہایت قابل افسوس ہے ✣

تشخیص چندہ سے کیا معلوم ہوا

چندہ کی تشخیص کا کام جس قدر ہو چکا ہے۔ اس سے یہ امر یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اگر سب جماعت اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرے۔ اور سب لوگ اپنی ذمہ واری یکساں محسوس کریں۔ تو نہ صرف یہ کہ معمولی سالانہ اخراجات نہایت آسانی کے ساتھ پورے ہو سکتے ہیں اور چندہ خاص کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ جلسۂ سالانہ کے اخراجات اسی میں سے چل سکتے ہیں۔ مگر اس قدر باقاعدگی کے پیدا کرنے کے لئے ابھی کچھ وقت چاہیئے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر جگہ کے کارکن اپنے نیک نمونہ۔ ان تھک تبلیغ۔ اور دعاؤں کے ذریعہ سے جلد سے جلد اس حالت کو پیدا کرنے کی کوشش کرینگے تاکہ ہم خداتعالیٰ کی قائم کردہ دوسری جماعتوں کے سامنے قیامت کے دن شرمندہ نہ ہوں۔ اور اپنی گردنیں ان کے سامنے اونچی رکھ سکیں ✣

کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے

سر دست جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ باوجود بیت المال کی کوششوں کے نہ تو بجٹ کی تشخیص مکمل ہو سکی ہے۔ اور نہ جن جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص ہوئی ہے انہوں نے سوائے چند ایک کے اپنے بجٹ کو پورا ہی کیا ہے۔ اس وجہ سے اس بڑھتے ہوئے بار کو روکنے کے لئے جو سلسلہ کے کام کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے فوراً کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ قریب قریب زمانہ میں بار بار کے چندے پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ اور دو تین ماہ تک جلسہ سالانہ کے لئے چندہ کی ضرورت پیش آئیگی اس وجہ سے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس دفعہ چندہ خاص کی تحریک میں مَیں جلسہ سالانہ کو بھی شامل کر لوں۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے علیحدہ چندہ نہ کیا جائے ✣

کس قدر چندہ کی تحریک کیگئی

ہر سال جلسہ سالانہ کے لئے پندرہ سے بیس فیصدی آمد کے چندے کی تحریک کی جاتی ہے۔ اس موقع کی عظمت کو مدِنظر رکھتے ہوئے اور ایک زبردست الٰہی نشان ہونے کے سبب سے بعض احباب اس سے بہت زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ اور بعض تو پچاس فیصدی تک چندہ ادا کرتے ہیں لیکن عام طور پر پندرہ فیصدی سے بیس فیصدی چندہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور میں اس سال چھوٹی رقم جو ہے اسی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ یعنے پندرہ فیصدی کا۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ مخلص جو پہلے سالوں میں زیادہ دیتے رہے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی اپنے اخلاص کو کسی مطالبہ کا پابند نہیں بنائیں گے اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں قرب کے جس مقام کو وہ حاصل کر چکے ہیں۔ اسے ترک کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہونگے۔

چونکہ میرا منشاء یہ ہے کہ اس سال زیادہ تر چندہ عام کی وصولی کو مضبوط کیا جائے۔ اور چندہ خاص جس قدر ہو سکے کم وصول کیا جائے۔ اس لئے میں نے شوریٰ کی کم سے کم تعداد سے بھی نصف چندہ خاص کا اس وقت اعلان کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جماعت کے احباب سے ستمبر اور اکتوبر میں اٹھارہ اٹھارہ فیصدی چندہ وصول کیا جائے لیکن اس میں چندہ ماہوار بھی شامل ہو اور چندہ سالانہ جلسہ بھی شامل ہو ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے سوا چھ فیصدی تو چندہ ماہوار کے نکل جاتے ہیں۔ اور پندرہ فیصدی کے حساب سے ایک ماہ میں ساڑھے سات فیصدی چندہ جلسہ سالانہ کے ہونگے۔ یہ کل پونے چودہ فیصدی ہوئے پس چندہ خاص کے صرف سوا چار فیصدی ایک ماہ میں۔ یا ساڑھے آٹھ فیصدی دو ماہ میں ہوئے۔ حالانکہ اس سے پہلے چندہ خاص کے لئے پچیس فیصدی کا مطالبہ کیا جاتا تھا

چندہ ستمبر و اکتوبر میں ادا ہونا چاہیئے

یہ چندہ ہر اک جماعت کو بلا استثناء ستمبر اور اکتوبر میں ادا کر دینا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس چندہ کو ان دونوں ماہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کو کئی ماہ میں پھیلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہر ایک جماعت کے کارکنوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ستمبر اور اکتوبر میں تمام احمدی آبادی کی آمدن کا اٹھارہ فیصدی حصہ جمع کر کے بیت المال میں بھجوا دیں۔ اور یہ نہ کریں کہ بجائے دو ماہ کے تین یا چار ماہ میں وصول کریں۔ اور چاہیئے کہ جو احمدی اکیلے اکیلے ہیں۔ یا جہاں جماعت نہیں ہے۔ وہاں کے احباب خود بخود ستمبر اور اکتوبر میں اپنی آمد کا اٹھارہ اٹھارہ فیصدی ہر ماہ میں بیت المال میں روانہ کر دیا کریں ✣

موصی صاحبان کا چندہ

دسویں حصہ کی وصیت کرنے والوں کے متعلق بھی یہی رقم مقرر کی جاتی ہے۔ یعنے اٹھارہ فیصدی ماہوار دو ماہ کے لئے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ان پر صرف ایک فیصدی چندہ خاص کے لگائے گئے ہیں کیونکہ دس فیصدی ان کا چندہ وصیت کا ہوگا۔ اور ساڑھے سات فیصدی جلسہ سالانہ کا چندہ۔ صرف نصف فیصدی ہر ماہ میں چندۂ خاص رہ جائیگا۔ جو دو ماہ میں۔ کل ایک فیصدی بنتا ہے۔ جو احباب دسویں حصہ سے زیادہ کی وصیت کر چکے ہیں۔ انہیں صرف ساڑھے سات فیصدی ماہوار ستمبر اور اکتوبر میں جلسہ سالانہ کا چندہ دینا چاہیئے۔ چندہ خاص انہیں دینے کی ضرورت نہ ہوگی ✣

پہلی سہ ماہی کا بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

مَیں نے شوریٰ کے موقعہ پر یہ اعلان بھی کیا تھا۔ کہ جو جماعتیں پہلی سہ ماہی میں چندۂ عام اور وصیت کو تشخیص کے مطابق ادا کر دینگی۔ انکے لئے خاص رعایت کی جائے گی۔ اس اعلان کے مطابق میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل جماعتیں جنہوں نے سہ ماہی کا تشخیص کردہ بجٹ پورا کر دیا ہے چندہ خاص سے مستثنیٰ ہیں۔ انہیں صرف اپنے مقررہ چندہ کے علاوہ ستمبر اور اکتوبر میں پندرہ فیصدی جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ادا کرنا چاہیئے۔ چندہ خاص اُنپر نہیں لگایا گیا۔ ان جماعتوں کے غیر موصی افراد کو پندرہ فیصدی ماہوار ستمبر اور اکتوبر میں ادا کرنا چاہیئے اور موصی افراد کو اپنی وصیت کی رقم کے علاوہ ساڑھے سات فیصدی ماہوار۔ ان جماعتوں کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) بٹالہ (۲) عزیز پور سنترہ (۳) خانانوالی۔ میانوالی (۴) چونڈہ (۵) موسے والا۔ (۶) محلانوالہ (۷) بھاٹی دروازہ لاہور

(۸) پٹی۔ (۹) پنڈی چری (۱۰) گجو چک (۱۱) وزیر آباد۔ (۱۲) جڑانوالہ۔ (۱۳) سرگودہ شہر۔ (۱۴) گوبیکی (۱۵) جہلم (۱۶) راولپنڈی۔ (۱۷) کوہ مری۔ (۱۸) پشاور۔ (۱۹) نوشہرہ (۲۰) بنوں (۲۱) رینالہ۔ (۲۲) فیروزپور۔ (۲۳) پنام (۲۴) لنگیری۔ (۲۵) بٹوڑ (۲۶) نابھہ (۲۷) برنالہ (۲۸) دہلی۔ (۲۹) میرٹھ۔ (۳۰) منصوری۔ (۳۱) فیض آباد (۳۲) سکندر آباد (۳۳) ہیمو بہماد (۳۴) عبادان (۳۵) بے پور

پینتیس جماعتیں ہیں۔ کہ جنہوں نے پہلی سہ ماہی کا سب بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ان جماعتوں کو چندہ خاص کی موجودہ تحریک سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے ناموں سے معلوم ہوگا۔ کہ سال گذشتہ کی کمشن کے دو ممبروں کے شہروں کے نام یعنی دہلی اور فیروزپور اس فہرست میں شامل ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمشن کے ممبروں نے اپنی ذمہ واری کو سمجھ کر دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء ✣

چندہ خاص میں کمی کرنے کی وجہ

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ چندہ خاص میں جو میں نے اس قدر کمی کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ کمی سارے سال کے لئے ہے اگر بقیہ جماعتوں نے اپنے اپنے بجٹ باقاعدہ بنائے اور باقاعدہ پورا کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو میں بقیہ چندہ خاص کا اعلان فروری میں کرنے پر مجبور ہوں گا۔ اور یہ چندہ خاص ان جماعتوں سے وصول کیا جائے گا۔ جو اپنے ماہی بجٹ کو پورا کرنے میں کوتاہی کریں گی لیکن وہ جماعتیں جو سہ ماہی چندہ اور موجودہ تحریک کے چندہ کو ادا کر چکی ہوں گی ان سے کوئی زائد چندہ خاص طلب نہ کیا جائے گا۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ موجودہ تحریک کو پورا کرتے ہوئے اس امر کا بھی جماعتیں خیال رکھیں گی۔ کہ پہلی سہ ماہی کی کمی بھی پوری ہو جائے۔ اور آئندہ ماہوار چندوں میں بھی باقاعدگی پیدا ہو جائے۔ یہ بات مجھے دہرانے کی ضرورت نہیں کہ ستمبر، اکتوبر کے اٹھارہ فیصدی چندہ میں ماہوار چندہ اور جلسہ سالانہ کا چندہ شامل ہے۔ ان دو ماہ کا چندہ الگ وصول نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ان کے بعد جلسہ سالانہ کا چندہ طلب کیا جائے گا ✣

خاص کارکن مقرر کئے جائیں

میں نے پچھلے سالوں میں تجربہ کیا ہے کہ باوجود سخت تاکید کے ہر اک چندہ کا کچھ حصہ بقایا رہ جاتا ہے۔ اور چھ چھ سات سات ماہ تھوڑا تھوڑا کر کے ادا ہوتا ہے۔ اس سے دفتر کا کام الگ بڑھ جاتا ہے اور کام کا حرج الگ ہوتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ علاوہ معمولی کارکنوں کے سب جماعتیں خاص کارکن اس غرض سے مقرر کریں گی۔ کہ یہ چندہ پورا کا پورا ستمبر اور اکتوبر میں وصول ہو جائے۔ اور کوئی بقایا نہ رہے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب پر دوہرا بوجھ نہ ہوگا یعنی چندہ کا اور اخراجات سفر کا۔ اس سے پہلے کئی احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے اس لئے محروم رہ جاتے تھے۔ کہ قریب کے زمانہ میں وہ جلسہ سالانہ کا چندہ ادا کرنے کی وجہ سے کرایہ مہیا نہیں کر سکتے تھے۔

بیت المال کو ہدایت

میں نے بیت المال کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ بجٹ کو دیکھ کر فوراً ہر جماعت کے ذمہ اس کی رقم نکال کر اسے اطلاع کر دیں تاکہ فوراً ہر جماعت کام میں مشغول ہو سکے۔ اگر کسی جماعت کو خیال ہو۔ کہ اس کے ذمہ جو رقم لگائی گئی ہے۔ وہ غلط ہے۔ تو وہ فوراً بیت المال سے خط و کتابت کر کے اس کی تصحیح کرا لے ✣

KHILAFAT LIBRARY

کارکنوں سے امید

میں تمام جماعتوں کے کارکنوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے اخلاص کا بہترین نمونہ دکھائیں گے۔ اور اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی بہرحال اس تحریک کو پورا کرنے اور بقایوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کی جماعتوں کو ان سے تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ زمیندار جماعتوں کے متعلق بیت المال حساب کر کے اعلان کر دیگا۔ کہ انہیں یہ چندہ کس صورت میں ادا کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کے ساتھ ہو۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ✣

موتی سرمہ کا نیا معجزہ

موتی سرمہ کے استعمال سے دو سال کی اندھی آنکھیں یکدم روشن ہو گئیں

جناب مولوی محمد امیر صاحب امام مسجد میرا نپور ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے ایک پرانے دوست مدت کے بعد مجھ کو ملنے کے لئے آئے تو انکی آنکھیں بالکل بند تھیں پوچھنے سے معلوم ہوا کہ عرصہ دو سال کا ہوا انہیں سانپ نے کاٹا تھا۔ اور اسوقت سے انکی آنکھیں بالکل بند ہوگئی ہیں بہت علاج معالجے کئے مگر ناکام۔ میں نے ان کو صرف دو ہی سلائیاں آپکے موتی سرمہ کی استعمال کرائیں تو اللہ کے فضل سے انکی اندھی آنکھیں روشن ہوگئیں اب وہ خدا کے کرم سے پہلے کیطرح ہی بے تکلف اپنی کھیتی باڑی کرتے ہیں حالانکہ دو سال سے تخت ہی لاچار تھے اور اب آپکو اور مجھے ہر وقت نیک دعائیں دیتے ہیں۔ خداوند کریم آپکے سرمہ میں یہ برکت ہمیشہ ہی جاری رکھے۔ آپ براہ کرم میری اس تحریر کو ضرور شائع فرما دیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس نعمت غیر مترقبہ سے فائدہ اٹھائیں۔ موتی سرمہ کی قیمت دو روپے آٹھ آنے فی تولہ علاوہ محصولڈاک ہے ملنے کا پتہ:-
منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

آپکا سرمہ تو بہترین مبلغ ہے!

یہی صاحب اپنے دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ آپسے متعدد بار ادویات منگوا کر استعمال کی گئیں ہر ایک دوا کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے۔ اور خاصکر آپکا سرمہ تو بہترین مبلغ کا کام دے رہا ہے کیونکہ جو لوگ قادیان کے نام سے چڑتے تھے۔ اب وہ بھی اس سرمہ کو استعمال کرکے قادیان کو دارالامان کہہ رہے ہیں۔ آپ سے سات شیشیاں منگوائی تھیں۔ ان میں سے لوگوں نے ایک بھی میرے پاس نہیں رہنے دی۔ اللہ کریم آپ کا یہ فیض ہمیشہ ہی جاری رکھے ✣

(مولوی) محمد امیر امام مسجد میرا نپور

ایک ستّر سالہ بوڑھے کی آواز!

ہم ملیریا اور اس سے پیدا شدہ ناتوانی سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں
دوستو! ہندوستان کے لئے ملیریا بخار ایک خطرناک ڈائن سے کم نہیں یہ اپنے بعد جو کمزوری اور دیگر عوارض چھوڑ جاتا ہے وہ بسا اوقات تمام عمر کیلئے انسان کو زندہ درگور بنا دیتے ہیں۔ اکسیر البدن کا استعمال آپکو ملیریا کے حملہ سے محفوظ رکھیگا اور پھر ملیریا کے بعد جو کمزوری ہو جاتی ہے اسے دور کر یگا نہ صرف ملیریا اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کیلئے ہی یہ تریاق ہے بلکہ جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کو دور کرنیکا بھی ایک ہی علاج ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسپر ختم ہے اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں خود میری طرف ہی دیکھئے میں ستّر سالہ بوڑھا ہوں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا مگر اس اکسیر البدن کے استعمال سے از سر نو جوان بنگیا۔ یہ میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ دو بیٹے ایک دوست کے لئے آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی تو انہوں نے اسکو استعمال کیا اور ان کو اس سے بیحد فائدہ ہوا میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں اہ

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

شیشی اور بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے۔ پانچروپے محصولڈاک علاوہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے اسکا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ ؛

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہوا۔ مگر آپکے موتی سرمہ کے استعمال سے انکی آنکھوں کی کمزوری اور بیماری دور ہوگئی اب انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہوگئی ہے اسپر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور محض رفاہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس بیحد مفید چیز سے مستفید ہوں

اکسیر معدہ آپکو کیا فائدہ دے گی؟

یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج بکثرت دودھ گھی ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ۔ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے اگر آپکو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے تو آپکے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمی سے کم نہیں ورنہ مرغن۔ لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں۔ بلکہ یہ اکسیر معدہ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک ردشکم۔ اپھارہ۔ یا گولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ آنکھ و دماغ کی کمزوری۔ گرمی کی شدت۔ پیاس کا زیادہ لگنا ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ وغیرہ کے لئے نیز بیحد مفید ہے ؛

دودھ۔ بالائی مکھن گھی۔ گوشت۔ انڈے وغیرہ مرغن اور مقوی اشیاء کے ہضم کرنیکی لاثانی چیز ہے۔ ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے ؛

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت۔ اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بےنظیر چیز ہے۔ خوراک ۴ رتی، **قیمت فی شیشی** جو عرصہ کے لئے کافی ہے صرف **دو روپے**۔ محصولڈاک الگ ؛

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی رائے۔ مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ "کچھ دن ہوئے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہوگئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کاموں میں برکت دے ؛

قبض کُشا گولیاں اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ مسلمہ امر ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر بدبودار ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سو گولی کی قیمت صرف **دو روپے** محصول ڈاک الگ ؛

اکسیر دردسر یہ نامراد مرض مریض کو ماہی بے آب کیطرح تڑپاتا ہے۔ جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس کا دورہ ہوتا ہے وہی خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ مرض کس قدر وبال جان ہے۔ ہماری اس جادو اثر دوا سے بفضل خدا دو منٹ کے اندر قطعی آرام ہو جاتا ہے۔ **قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے** ؛

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان پنجاب

تبلیغ کے لئے بینظیر کتابیں!

KHILAFAT LIBRARY

اگر یہ سب کتابیں اکٹھی خریدیں۔ تو نصف قیمت۔ ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کے لئے بینظیر کتاب ہے جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی۔(۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت۔(۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال و قتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بودا پن (۱۲) پنڈت دیا نند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آریوں کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکالکر رکھدیا ہے قیمت صرف ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں ٭

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر آجتک مسلمانوں کیطرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں۔ اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ ہیں۔(۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ ہیں۔(۱۰) ترتیا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت۔(۱۸) مذہبی رواداری اور اسلام (۱۹) برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت۔ گویا ہندوؤں کی وہ کتب کثیرہ جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (۱؎۸) محصول الگ۔

ستیہ اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ کیجئے آپ لکھتے ہیں "میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی ہے اسکے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خوب ہی فائدہ اٹھائیگی اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی۔ دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کر دیں اور قیمت مجھ سے وصول کر لیں" قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیئو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو رکھشا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے۔ شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانکؒ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے انکی بزور تردید کی ہے برخلاف اسکے مسلمانوں کے عقائد کا گورو صاحب کے دل و جان سے قائل ہونا ثابت کیا گیا ہے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار ہو اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا۔ اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے نہایت زبردست ریویو میں ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بینظیر کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ۔ مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا۔ اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا اڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ اب یہ دوسرا اڈیشن مزید اضافہ سے شائع ہوا ہے۔ سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے بہترین حربہ ہے قیمت فی کاپی آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ ٭

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا۔ اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ و دیگر مسلمہ کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی ٭

۲۰ دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ "قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف (سابق سورن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے۔ اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے کہ سکھ دھرم اسلام کے قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے" قیمت کاغذ اعلیٰ ۸/ ادنیٰ ۶/

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)